

## 351014- واٹ ایپ گروپ کال کے ذریعے دو گواہوں کی موجودگی میں نکاح کا حکم

### سوال

ایک عورت نے اسلام قبول کریا، لیکن اس کا کوئی ولی زندہ نہیں ہے کیونکہ اس کے والدین فوت ہو چکے ہیں، جبکہ خاندان کے دیگر افراد غیر مسلم ہیں، ہم نے یورپ میں اسلام سننر سے رابطہ کیا کہ وہ اس خاتون کے ولی بن جائیں، تو سب کے سب نے 100 تا 400 یورو اس کام کے لیے طلب کیے ہیں، جبکہ ہم نہیں چاہتے کہ یہ رقم ادا کریں، ہم نے 20 سے زائد لوگوں سے رابطہ کیا تھا، لیکن سب نے ہی ہم سے مذکورہ فیس کا مطالبہ کیا، میں نے آپ کا فتویٰ: (333915) پڑھا، اس میں تھا کہ اگر کسی کو ہماری جیسی صورت حال کا سامنا ہو تو وہ کسی بھی نیک مسلمان شخص کو اپنا ولی بنالیں، تو میں نے اس خاتون سے کہا کہ کیوں نہ میں اپنے والدین سے کہوں کہ وہ اس نو مسلم خاتون کے ولی بن جائیں، اس پر میرے والد اس عورت کے ولی بن گئے، اور متفقہ حق مہر پر مسحاب و قبول کروایا گیا، اس خاتون نے دلماکی طرف سے شادی کو دو مسلمان گواہوں کی موجودگی میں قبول کیا یہ دونوں مسلمان بھی ہمارے سے واٹ ایپ کی گروپ والے کال پر موجود تھے۔ دونوں گواہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ دونوں مسلمان ہیں، تاہم میں نے اس چیز کی مزید پوچھا ہیں نہیں کی تھی، تو کیا میرے انکاح صحیح ہے؟ اگر میرے انکاح صحیح نہیں ہے تو مجھے بتلانیں کہ میں کیا کروں؟ چونکہ ابھی تک رخصتی نہیں ہوئی اس لیے جب تک آپ میرے لیے ثبت جواب نہیں دیں گے تو میں اپنی شادی کو مکمل نہیں کروں گا۔

### پسندیدہ جواب

### TableOfContents

- صحیح نکاح کے لیے عورت کا ولی یا ولی کے نمائندے کا ہونا ضروری ہے
- عقد نکاح کے لیے گواہ شرط ہے۔
- جدید سماجی رابطے کے ذریعہ استعمال کرتے ہوئے نکاح کرنا

اول:

### صحیح نکاح کے لیے عورت کا ولی یا ولی کے نمائندے کا ہونا ضروری ہے

صحیح نکاح کے لیے شرط ہے کہ عقد نکاح عورت کا ولی کرے یا عورت کے ولی کا وکیل کرے: تاہم اگر عورت کا کوئی ولی نہ ہو تو شرعی قاضی اس کا نکاح کرے، اور اگر شرعی قاضی بھی نہ ہو تو کسی اسلامی مکر کا سربراہ، یا امام، یا مسلمانوں میں سے کوئی عادل شخص نکاح کرادے۔

جیسے کہ ابن عبد البر رحمہ اللہ کستہ میں:

"اگر عورت کسی ایسی بھگہ ہے جہاں پر نہ ہی مسلمان حکمران ہے، اور نہ ہی اس کا کوئی ولی ہے تو ایسی صورت میں اس کا معاملہ ایسے قابل اعتماد شخص کے سپرد ہو گا جو اس کے آس پاس رہتا ہے، ایسی صورت میں وہی اس کا ولی بنے گا اور وہ ہی اس کا نکاح کروائے گا؛ کیونکہ لوگ شادی کے بغیر نہیں رہ سکتے، اس لیے شادی کے لیے ممکنہ امور میں سے بہترین اقدام پر عمل کریں گے۔" ختم شد

"التمہید" (19/93)

ابن قادمہ رحمہ اللہ "المعنى" (362/9) میں کہتے ہیں :

"اگر عورت کا کوئی ولی نہ ہو، نہ ہی صاحب اقتدار ولی بن سختا ہو تو امام احمد سے روایت ہے کہ عورت کی اجازت سے کوئی مسلمان عادل شخص اس کا نکاح کرو سکتا ہے۔ چنانچہ امام احمد نے گاؤں کے چوبدری اور نمبردار کے بارے میں کہا کہ : یہ شخص المی عورت کا نکاح کرو سکتا ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو، بشرطیہ وہ اس کے لیے مناسب رشتہ اور حق کو مد نظر رکھے اور گاؤں میں کوئی قاضی بھی نہ ہو۔" ختم شد

چنانچہ اگر آپ کے والد عادل ہیں تو اس نو مسلم خاتون کی شادی کے لیے ولی بننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

دوم :

### عقد نکاح کے لیے گواہ شرط ہے۔

حضور علمائے کرام صحیح نکاح کے لیے دو مسلمان عادل افراد کے گواہ بننے کو شرط قرار دیتے ہیں، تاہم مالکی فقیہ کے کرام گواہوں کو مستحب قرار دیتے ہیں، اس لیے ان کے ہاں دخول سے قبل گواہ بنانا جائز ہے، چنانچہ ان کے ہاں عقد کے وقت گواہ بنانا ضروری نہیں؛ لہذا ان کے ہاں دخول سے قبل گواہ بنایا جائے تو نکاح صحیح ہو گا۔

جیسے کہ علامہ دردیر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"دومروں کو گواہ بنانا مستحب ہے، چنانچہ غیر معروف اور فاسق شخص کی گواہی کا عدم شمار ہو گی، تاہم اگر ولی میں عدل والی صفات نہ ہوں تو وہ عدل کی شرط سے مستثنی ہے، لیکن ولی کا نمائندہ عادل نہیں ہے تو اس کی گواہی بھی کا عدم ہو گی۔ نکاح کی مجلس میں گواہ بنانا استحباب کا درجہ رکھتا ہے، البتہ دخول اور رخصتی کے وقت نکاح کا گواہ بنانا تو واجب اور شرط ہے۔" ختم شد

"الشرح الکبیر مع حاشیہ الدسوی" (216/2)

جبکہ بعض اہل علم اس بات کے بھی قاتل ہیں کہ مخف نکاح کا اعلان کرنا بھی کافی ہے؛ چنانچہ جب نکاح کا اعلان ہو جائے اور نکاح مشور کر دیا جائے تو بھی نکاح صحیح ہو گا، امام احمد رحمہ اللہ سے یہ بھی مردی ہے۔

جیسے کہ ابن قادمہ رحمہ اللہ "المعنى" میں کہتے ہیں :

"یہ عمل ابن عمر، حسن بن علی، ابن زیبر، سالم اور حمزہ جو کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے ہیں ان سب نے کیا ہے۔ اسی کے قاتل عبد اللہ بن ادريس، عبد الرحمن بن مهدی، یزید بن ہارون، غیری، ابو ثور اور ابن المنذر ہیں، یہی موقف امام زہری اور مالک کا ہے کہ اگر اعلان کر دیں تو نکاح ٹھیک ہے۔ ابن المنذر رحمہ اللہ تو یہ بھی کہتے ہیں کہ نکاح کے بارے میں دو گواہوں کی حدیث ثابت نہیں ہے۔" ختم شد

یہی موقف شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنایا ہے، اور اسی کو شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے راجح قرار دیا ہے، مزید کے لیے دیکھیں : "الشرح الممتع" (94/12)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" بلاشک و شبہ نکاح کا اعلان ہو جائے تو نکاح درست ہو گا، چاہے نکاح کے دو گواہ نہ بھی ہوں، لیکن نکاح کو پھسپایا بھی جائے اور گواہ بھی نہ ہوں تو یہ محل نظر بات ہے۔

چنانچہ گواہ اور اعلان دونوں موجود ہوں تو ایسے نکاح کے صحیح ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

لیکن اگر گواہ بھی نہ ہواونہ ہی نکاح اعلانیہ کیا جائے تو یہ عمومی علمائے کرام کے ہاں باطل ہے، اس حوالے سے اختلاف اگر ہے بھی سی تو وہ بہت معمولی ہے۔ "ختم شد  
"الاختیارات الفقیریہ" ص 177

آپ نے ذکر کیا کہ دو ایسے لوگ گواہ بننے کے مسلمان ہونے کے بارے میں یقینی بات نہیں کی جا سکتی چہ جانیکہ ان کے عادل ہونے کی بھی بات کی جائے، تو یہ نکاح کے گواہ کے لیے ناکافی ہے، چنانچہ گواہ بننے والے کے لیے سب سے پہلے تو دونوں گواہ جانے پہنانے پاہیں پھر وہ مسلمان بھی ہوں اور ان کے عادل ہونے کا بھی علم ہونا ضروری ہے۔

جیسے کہ ابن العربي رحمہ اللہ کستہ ہیں :

"جس وقت نکاح کے گواہ بنانے ہوں تو ایسے عادل اور معتبر لوگوں کو گواہ بنایا جائے گا جن کو گواہ بنانے سے طرفین کے حقوق کو تحفظ ملے۔۔۔ علمائے اسلام اسی موقف کے قائل ہیں۔" ختم شد

"عارضۃ الاجوڑی" (5/19)

اب آپ کے لیے طریقہ کاریہ ہو گا کہ : آپ دو عادل افراد کو گواہ بنائیں اس طرح مالکی فتنائے کرام کے ہاں آپ کا نکاح صحیح ہو گا۔

یا پھر اگر آپ نے اپنی شادی کا اعلان نہیں کیا تو آپ اب اعلان کریں اور اس کے لیے وہی کا اہتمام کریں، یا پھر لوگوں کو بلا کر اپنی شادی کی خوشی منائیں یا اسی طرح کا کوئی اور طریقہ کار اپنائیں تو اس طرح آپ کا نکاح صحیح ہو جائے گا۔

تاہم محتاط عمل یہی ہے کہ آپ اپنا عقد نکاح ایک بار پھر کریں اور اس بار آپ کا والد جیسے کہ آپ نے پہلے بھی ذکر کیا وہ لڑکی کے والی بن جائیں، اور دو عادل مسلمانوں کو مجلس عقد میں بلا کر گواہ بنائیں، اور پھر مذکورہ بالاطریقہ کے مطابق اپنے ارد گرد لوگوں میں اپنی شادی کا اعلان کریں۔

## جدید سماجی رابطے کے ذرائع استعمال کرتے ہوئے نکاح کرنا

جدید سماجی رابطے کے ذرائع استعمال کرتے ہوئے نکاح کرنا صحیح ہے، بشرطیکہ فریقین اور گواہوں کے بارے میں مکمل اطمینان ہو اور اس حوالے سے کسی بھی قسم کے دھوکے اور کمی کو متاہی کا امکان نہ ہو۔

جیسے کہ جم اس کی تفصیلات پہلے سوال نمبر : (105531) میں ذکر کر آئے ہیں۔

واللہ اعلم